قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

کل ۱۱ جنوری بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی دو صاحبزادیوں صفیہ بیگم اور زینب بی بی کا نکاح پانچ پانچ سو روپیہ مہر پر علی الترتیب غلام محمد ابن میاں مہتاب دین صاحب اور احمد خاں ابن حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ساکنان پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پھوپھی مائی کاکو جو اب کے دوسری دفعہ حج کے لئے گئی ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام شہیدانِ کربلا کی طرح دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے

فرمایا:۔ "اس صدی میں اگر ان رسالوں اور اخبارات اور کتابوں کو جو اسلام کے خلاف لکھے گئے ہیں۔ ایک جگہ جمع کرو۔ تو اُن کا اونچا ڈھیر کئی میل تک چلا جائے۔ بلکہ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ یہ اونچا ڈھیر دُنیا کے بلند ترین پہاڑوں کی اونچائی سے بھی بڑھ جائے اور اگر ان کو برابر سطح پر رکھا جائے۔ تو کئی میل لمبی لائن ہو اس وقت اسلام شہیدانِ کربلا کی طرح دُشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے۔ اور اس پر بھی افسوس ہے۔ کہ مخالف کہتے ہیں۔ کہ کسی شخص کی ضرورت نہیں۔" "مگر یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لئے غیور ہے۔ اس نے سچ فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس نے اس وعدہ کے موافق اپنے ذکر کی محافظت فرمائی۔ اور مجھے مبعوث کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وعدہ کے موافق کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آتا ہے۔ اس نے مجھے صدی چہاردہم کا مجدد کیا۔ جس کا نام کاسر الصلیب بھی رکھا ہے۔ اگر ہم اس دعوے میں غلطی پر ہیں۔ تو پھر سارا کاروبار نبوت کا ہی باطل ہوگا۔ اور سب وعدے جھوٹے ٹھہریں گے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ بھی جھوٹوں کی حمایت کرنے والا ثابت ہوگا۔ کیونکہ ہم اس سے تائیدیں پاتے ہیں۔ اور اس کی نصرتیں ہمارے ساتھ ہیں"

(الحکم ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

نظارت تعلیم و تربیّت کی طرف سے ایک ضروری اعلان

یہ امر جماعتوں سے مخفی نہیں۔ کہ نظارت ہذا کا کام تعلیم و تربیت کی نگرانی کرنا ہے۔ اور نگرانی کا کام اسی صورت میں سرانجام پا سکتا ہے۔ جبکہ جماعتیں اپنے حالات اور کام کی رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ جماعتوں میں کام کس طریقہ پر ہو رہا ہے۔ بہت سی جماعتیں ہیں جہاں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ لیکن کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جہاں کام برائے نام ہو رہا ہے۔ اور عہدیداران کام کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہے چونکہ دونوں قسم کی جماعتوں سے رپورٹیں نہیں آتیں۔ اس لئے مرکز کے نزدیک دونوں برابر ہیں جماعتوں کی اطلاع کے لئے جلسہ سالانہ سے قبل بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سکرٹریان تعلیم و تربیت اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور رپورٹیں باقاعدہ بھجوانا شروع کر دیں مگر اس اعلان پر تمام جماعتوں نے توجہ نہیں دی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظارت ہذا نے بواسطہ انسپکٹر تربیت جماعتوں کی فرودگاہوں پر پہونچ کر سکرٹریان تعلیم و تربیت کو دوبارہ ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور اکثر جماعتوں کے سکرٹریان تعلیم و تربیت اور دیگر عہدیداروں نے عہد کئے۔ کہ وہ واپسی پر تعلیم و تربیت کا کام شروع کر دیں گے۔ اور باقاعدہ رپورٹیں بھجوایا کریں گے۔

نظارت ہذا امید کرتی ہے۔ کہ سکرٹریان تعلیم و تربیت بالخصوص اور دیگر عہدیداران بالعموم اپنے عہد پر قائم رہیں گے۔ اور رپورٹیں باقاعدہ بھجوانا شروع کر دیں گے۔ اگر کوئی جماعت ایسی ہو۔ جس میں سکرٹری تعلیم و تربیت اب تک مقرر نہ ہو۔ تو وہ بہت جلد انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ اور کام شروع کر دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

خان بہادر سیٹھ احمد اللہ دین صاحب کو مبارکباد

نئے سال کے اعزازات میں خان بہادر الحاج سیٹھ احمد اللہ دین صاحب سکندرآباد دکن کو او۔ بی۔ ای کا خطاب عطا ہونے پر ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگلور دلی مسرت و امتنان قلب کے ساتھ آپ اور آپکے خاندان کے کل افراد خصوصاً الحاج سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی خدمت میں مبارکباد و ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جناب موصوف کو جیسا اس دنیا میں اعزازات سے متمتع فرمایا ہے۔ ویسے ہی دینی فلاح و بہبودی اور اخروی انعامات سے بھی سرفراز فرمائے۔ خاکسار غلام قادر شریف سکرٹری جماعت احمدیہ بنگلور

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب رنگون میں

از نامہ نگار الفضل

رنگون ۹ جنوری (بذریعہ ہوائی ڈاک) جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے ۶ جنوری رنگون تشریف لانے کے موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ رنگون استقبال کے لئے بندرگاہ پر موجود تھے۔ شیخ محمد سعید صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون نے جماعت کی طرف سے آپکو پھولوں کے ہار پہنائے۔ مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی مسلمانان برما کی نمائندگی کرتے ہوئے استقبال کے لئے آئے۔ خان بہادر بابو ابراہیم صاحب جنرل کنٹریکٹر و رئیس اعظم رنگون بھی مع تمام سٹاف موجود تھے۔ کثرت سے پھولوں کے ہار سر ممدوح کے گلے میں ڈالے گئے۔ جناب موصوف عبدالستار جمال صاحب کے بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ ۱۱ بجے انڈین چیمبر آف کامرس کی طرف سے آپکو ایڈریس دیا گیا۔ اور دو بجے بعد دوپہر جناب عبدالستار جمال صاحب نے آپکے اعزاز میں معززین رنگون کو لنچ دیا۔ اس کے بعد آپ تین بجکر بیتالیس منٹ پر سپیشل ٹرین کے ذریعہ مانڈلے تشریف لے گئے۔

اخبار رنگون ٹائمز نے اپنے ۷ جنوری کے پرچہ میں جناب چودہری صاحب کی تصویر دے کر اور آپ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ "سوموار کی صبح کو آنریبل سر ظفر اللہ خاں صاحب ممبر فار کامرس اینڈ ریلویز گورنمنٹ آف انڈیا جہاز ایس ایس کارا گولا کے ذریعہ رنگون تشریف لائے۔ آپ اسی شام کو سپیشل ٹرین پر مسٹر جے ای۔ ایم رولینڈ ایجنٹ برما ریلویز کی معیت میں ملک کے بالائی حصہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس مختصر سے دورہ میں آنریبل سر ظفر اللہ خاں صاحب اور مقامات کے علاوہ مانڈلے اور میمیو تشریف لے جائیں گے۔ اور ۱۳ جنوری کو رنگون واپس پہنچیں گے۔ جہاں انڈین کمیونٹی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی جائے گی۔

ہندوستانی استقبالیہ کمیٹی کی ایک نمائندہ جماعت نے جس میں خان بہادر احمد چندو ایم۔ ایل۔ سی مسٹر ایس۔ این حاجی۔ مسٹر بی۔ کے دادا چندجی۔ مسٹر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

(۱) سال دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کے وعدے کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے کہ جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔

(۵) جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۵۴ھ

مسلمانوں کے تفرقہ و انشقاق پر بغلیں بجانے والے

مسلمان اب بھی ہوش و خرد سے کام لیں

مسلمانانِ پنجاب کو آج کل مصائب کے جس ہجوم نے گھیرا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی ان میں جو انتہائی تفرقہ و انشقاق پایا جاتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہم نے ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ اگر یہی لیل و نہار رہے اور مسلمانوں نے اس تباہ کن طریق عمل کو بدل کر متحدہ قومی اور مذہبی مقاصد کے لئے پختہ اتحاد نہ کیا۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ ان کے لئے صرف ذلت ہی باقی رہ جائے گی ؛

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حالات روز بروز زیادہ نازک اور زیادہ مخدوش ہوتے جا رہے ہیں۔ احرار کی پے در پے غداریوں سے مجبور ہو کر جن کا پردہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت بالکل چاک ہو گیا۔ مسلمان از سر نو تنظیم کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ اور اس کے لئے انہوں نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کو اپنا امیر منتخب کیا تھا۔ اس امارت اور اس تنظیم نے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچایا۔ اس کے معلوم کرنے کا موقعہ ہی کیا ہے۔ جبکہ اسی امارت کو باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ اور اس نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے نہایت شرمناک حرکات کا ارتکاب کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا ؛

معلوم ہوتا ہے وہ لوگ جن سے مایوس ہو کر مسلمانانِ پنجاب نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کا دامن تھاما تھا۔ انہوں نے جہاں شروع دن سے کھلم کھلا اس نظام کی مخالفت شروع کر رکھی تھی۔ وہاں وہ درپردہ بھی بہت کچھ کر رہے تھے۔ تاکہ وہ یہ کہہ سکیں۔ کہ رجب امام الہند (مولانا ابو الکلام) اور امیر شریعت (مولوی عطاء اللہ) کسی کی نگاہ میں نہیں۔ تو امیر ملت کس باغ کی مولی ہیں!؟

چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھ کر ایک طرف تو انہوں نے عوام الناس کو "امیر ملت" اور مجلس اتحاد سے برگشتہ اور بددل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور دوسری طرف ان کے کارندے خفیہ طور پر حکومت کی نگاہ میں اس نظام کو معتوب بنانے میں لگے رہے۔ حتےٰ کہ "امیر ملت" کو کہنا پڑا کہ ان کا کوئی گھر سے گھرا راز بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ کیوں؟ اس لئے کہ بعض لوگ جو بظاہر مسلمانوں کی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ دراصل جاسوسی کا کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو مشکلات میں مبتلا کر کے ہر اس تحریک کو جو قومی استحکام کا موجب ہو سکتی ہے ناکام بنا دیتے ہیں ؛

احرار جنہوں نے خود مسجد شہید گنج کے بحال کرانے میں کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ اور اس وجہ سے تمام مسلمانانِ ہند کی لعنت و ملامت برداشت کرتے ہوئے ذلیل و رسوا ہونا منظور کیا تھا۔ وہ یہ کیونکر برداشت کر سکتے تھے۔ کہ کوئی اور کامیابی حاصل کر سکے۔ اس لئے انہوں نے علانیہ اور خفیہ ہر رنگ میں اس کے خلاف کوشش کی۔ اور آج وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے یہ اعلان کر رہے ہیں "معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کا ستارہ منحوس برج میں آ گیا ہے۔ جس کا نتیجہ ان کی امارت کا خاتمہ ہوگا" اور ان کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"پیر صاحب کا کام تو تعویذ دینا اور دم کرنا تھا۔ دنیا نے غلط سمجھ رکھا تھا کہ ان کے دم قدم کی برکت سے سارے مقصد پورے ہو جائیں گے۔ عقل کے ایسے دشمنوں کو حضرت پیر صاحب سے بالکل مایوس ہو جانا چاہیئے"؛

ایک طرف احرار کا اٹھتے بیٹھتے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی مخالفت کرنا اور اس میں روڑے اٹکانا۔ دوسری طرف ان کا مسلمانوں کے انشقاق اور تفرقہ پر بغلیں بجانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے موجودہ عبرتناک حالت پیدا کرنے میں ان کا بہت کچھ دخل ہے۔ حالانکہ مسلمان اب اس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ پتھر کا دل رکھنے والے بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں اور اب بھی حالت نہ بدلی۔ تو ان کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔ اور اس کے لئے انہیں غیر معمولی آلام و مصائب کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۲ جنوری) لکھتا ہے :-

"خواب غفلت کے ان متوالوں کے لئے کسی بڑی ہی سخت ٹھوکر کی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا قیامت خیز حادثہ جو بستیوں کی بستیوں کو موت کی نیند سلا دے۔ شہروں کو ویران کر دے۔ کانپور جلیانوالہ۔ سرحد۔ کراچی اور شہادت زار لاہور ان کی غفلت کے حوصلے کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔ ان کی ہمت کا دامن آشوب بلا کو۔ اور ہنگامہ چنگیز کا طالب ہے۔ وہ اس وقت جاگیں گے جب صور اسرافیل پھونکا جائے گا۔ اور مردے جی اٹھیں گے۔ کیونکہ یہ چلتی پھرتی لاشیں جن کے سینوں میں نہ حرارت ہے۔ نہ ذوق یقین۔ جمود و بے حسی کے اعتبار سے آسودگان خاک سے کسی طرح کم نہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت کا منتظر رہنا چاہیئے۔ کہ انہیں غفلت کی نیند سے جھنجھوڑنے کے لئے خدائے واحد القہار کا قہر و غضب کا دریائے تموج اس طرح جوش میں آئے۔ کہ اس سے پہلے کبھی جوش میں نہیں آیا تھا۔ ان پر کوئی ایسی تباہی نازل ہو۔ جو اس سے پہلے نازل نہیں ہوئی تھی۔ زمانہ وہ تمام حربے استعمال کر کے دیکھ چکا جو قوموں کو جگانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بارہا بجلیاں چمکیں۔ پہاڑوں کو حرکت ہوئی زمین لرزی۔ تلواریں اور خنجر برسے۔ ہر طرف سے عبرت کی صدائیں آئیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے اب کوئی بڑی آفت آنے والی ہے۔ اس قسم کی آفت جو عباسیوں پر نازل ہوئی تھی۔ اور جس نے دجلے کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے رنگین کر دیا تھا۔ ایسی مصیبت جو ہسپانیہ کے مسلمانوں پر ٹوٹی تھی۔ اور جس کی شہادتیں آج بھی اشبیلیہ، قرطبہ، مالقہ، اور غرناطہ کے کھنڈروں میں چھپی ہوئی ہیں۔ کیونکہ خدا کی سنت یہی ہے۔ اور سنت الٰہی کبھی تبدیل نہیں ہوتی"؛

یہ الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ مسلمان اصلاح حال سے کس قدر مایوس اور ناامید ہو چکے ہیں۔ اور انہیں اپنا انجام کیسا بھیانک نظر آ رہا ہے۔ ان حالات میں بھی وہ لوگ جو مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانا اور باہمی اتحاد کو ناممکن بنانا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ کتنے بڑے ظالم۔ کیسے سنگدل اور کس قدر قابل نفرت ہیں۔ اور وہ احرار ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہوش و خرد سے کام لیکر ان غداروں کا قلع قمع کرنے کی طرف پوری توجہ کریں ؛

حکومت بنگال نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا

حال میں گورنمنٹ بنگال نے نظم و نسق کی جو رپورٹ شائع کی۔ اس میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے متعلق لکھا ہے۔ کہ گزشتہ سال پنڈت جی نے ہر یجنوں کی اصلاح کے پردے میں اشتراکیت کے اصولوں کی اشاعت کرنا چاہی تھی۔ چونکہ یہ ایک غلط الزام [illegible] لئے پنڈت صاحب نے حکومتِ بنگال سے مطالبہ کیا۔ کہ یا تو اسے واپس لے۔ یا اس کا ثبوت دے۔ ہندوستان اور انگلستان کے پریس نے بھی اس پر زور دیا۔ اور آخر حکومتِ بنگال نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے اپنے سابقہ بیان کی تردید کر دی ؛

غلطیاں جس طرح پبلک کر سکتی ہے۔ اسی طرح حکومتیں بھی کر سکتی۔ اور کرتی ہیں۔ لیکن جہاں پبلک کو اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات تو حد درجہ کا ظلم برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہاں حکومت اپنی کسی غلطی کا اقرار کرنا بھی اپنی شان اور وقار کے خلاف سمجھتی ہے۔ حکومت بنگال نے ان حالات میں ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ لیکن اس کی زیادہ تر وجہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی شخصیت اور ان کی حمایت کرنے والے پریس کی طاقت معلوم ہوتی ہے کاش ہندوستان کے ہر صوبہ کی حکومت غلطی کا اعتراف کرنا اس وجہ سے سیکھے۔ کہ وہ غلطی ہے۔ خواہ وہ غلطی کسی طاقت ور شخصیت کے متعلق ہو۔ یا کسی کمزور کے متعلق۔ کیونکہ افسروں کی غلطیوں اور خطا کاریوں پر بھی ان کی حمایت کرنا اصول حکمرانی۔ اور انصاف پسندی کے خلاف اور رعایا کو کشیدہ خاطر بنانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں غلطی کا اعتراف کر لینا۔ اور پھر اس کا انسداد کر دینا عزت و وقار میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے ؛

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

نومسلمین کا قابلِ رشک اخلاص اور عقیدت

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے کی تقریر

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر جو تقریر کی۔ وہ درج کی جاتی ہے

شکر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں پیدا کیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پانا کوئی معمولی چیز نہیں۔ ہزاروں بادشاہ ایسے گذرے ہیں۔ اور لاکھوں ایسے گذریں گے جن کو یہ شرف حاصل نہیں ہوگا۔ اور جن کی تڑپ دور نہیں ہوگی۔ جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پانے کی وجہ سے حاصل ہے۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کا اس لئے بھی لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا، حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر میں اس لئے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے اس سال مجھے بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا کی۔ میں اگرچہ آٹھ سال امریکہ میں رہا۔ لیکن قادیان کی یاد ہمیشہ میرے دل میں تازہ رہی ہے۔

تبلیغِ اسلام کے رستہ میں مشکلات

امریکہ کے متعلق میں سب سے پہلے ان مشکلات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو وہاں تبلیغ اسلام کے رستہ میں حائل ہیں۔ ان مشکلات کا ذکر کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ مجھے ان کے متعلق کبھی کوئی تشویش پیدا ہوئی۔ بلکہ میرا ہمیشہ مصمم ارادہ رہا ہے۔ کہ اگر تبلیغ اسلام کے راستہ میں مجھے جان بھی دینی پڑے۔ تو مجھے اس سے کوئی دریغ نہ ہوگا۔ میں ہمیشہ انتہائی خوشی سے ان مشکلات کا مقابلہ کرتا اور شوق سے تبلیغی خدمات سرانجام دیتا رہا ہوں۔ لیکن اس لئے کہ ان مشکلات کی وجہ سے ہمیں اور زیادہ سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ اور زیادہ زور کے ساتھ زیادہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مخالفینِ اسلام کا پروپیگنڈا

یوروپ اور امریکہ میں صدیوں سے اعدائے اسلام نے اسلام کے خلاف نہایت خطرناک پروپیگنڈا کر رکھا۔ اور لوگوں کے سامنے اسلام کا ایک نہایت بھیانک نقشہ پیش کیا ہوا ہے۔ اس پروپیگنڈا کے زیر اثر ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے۔ کہ مسلمان عیاش قوم ہے۔ اور اسلام کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے ہوئی۔ عیسائی مصنفین کی لاکھوں تصانیف ایسی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ ڈاکو اور رہزن کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور چونکہ عوام ان ہی کو اکثر اسی قسم کی کتابیں مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے اسلام کے خلاف ان کا تعصب انتہائی درجہ تک پہونچ چکا ہے۔ اور وہ اسلام کے متعلق یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ جبر اور عیش پرستی کا مذہب ہے۔ اور سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ امریکہ میں رہنے والے غیر احمدی مسلمانوں کا اپنا طرز عمل اور کردار بھی مخالفین کی ان باتوں کی پوری پوری تائید کرنے والے ہیں۔ اس قسم کے نام نہاد مسلمانوں کی بعض مثالوں سے معلوم ہوگا۔ کہ وہ کس طرح اپنے عقائد اور افعال کی وجہ سے وہاں اسلام کے لئے باعث صد ننگ و عار بنے ہوئے ہیں۔

نام نہاد مسلمانوں کے اعتقاد اور اعمال

ایک دفعہ ایک دوست نے مجھے اس لئے مدعو کیا۔ کہ میں اسے تبلیغ کروں۔ دوران گفتگو میں اس نے دریافت کیا۔ کہ اسلام میں سؤر کا گوشت حرام ہونے کی کیا وجہ ہے۔ میں نے اسے وہی جواب دیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔ اور جو ہر مسلمان کو دینا چاہیئے۔ وہاں ایک غیر احمدی مسلمان بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا انہیں صحیح جواب دینا نہیں آیا۔ میں جواب دیتا ہوں۔ سؤر کا گوشت حرام ہونے کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام جانوروں کو بلایا۔ آپ کے بلانے پر سب جانور آ گئے۔ مگر سؤر نہ آیا۔ اس پر آپ کو سخت غصہ آیا۔ اور اسے حرام قرار دے دیا۔

گذشتہ سال عید کے موقعہ پر میں خطبہ پڑھ رہا تھا۔ وہاں بعض ترک بھی موجود تھے۔ ایک نومسلم ایک کیڑے کو جو فرش پر چل رہا تھا مارنے لگا اس پر ایک ترک نے جھٹ اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔ اور بعد میں انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ دیکھو اس نومسلم کو اسلام کے متعلق کچھ بھی علم نہیں۔ آج عید کے دن فرشتہ اس کیڑے کی صورت میں چل رہا تھا۔ اور یہ اسے مار کر گویا فرشتے کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

اس قسم کے بیہودہ اور مضحکہ خیز عقائد رکھنے کے علاوہ وہاں کے مسلمانوں کے افعال بھی اسلام کو طعن و ملامت بنانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ زنا۔ عیاشی۔ غرضکہ ہر قسم کی برائی میں یہ لوگ دوسروں سے سبقت لے گئے ہیں۔

دوسری مشکل

تبلیغ اسلام کے راستہ میں دوسری روک یہ ہے کہ مسلمان چونکہ اپنا سابقہ اقتدار کھو چکے ہیں۔ اور غلامی اور محکومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لئے امریکہ میں انہیں اس وجہ سے بھی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور مبلغ اسلام کو اس سبب سے کہ مغربی لوگ ایشیائی لوگوں کو محکوم سمجھتے ہیں۔ بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے علاوہ ان لوگوں کے دلوں سے صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کی فتوحات کی یاد ابھی تک تازہ ہے اور ان کے سینوں میں آتش انتقام سلگتی رہتی ہے اس لئے وہ ہر وقت اسلام کے خلاف متحد ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

تیسری مشکل

ایک اور مشکل جس کا مبلغ اسلام کو سامنا کرنا پڑتا ہے دہریت کی وہ بے پناہ رو ہے جو مغربی ممالک میں نہایت شدت سے چل رہی ہے۔ مغربی زندگی کا غور کے ساتھ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ اگرچہ عیسائی کہلاتے ہیں۔ مگر حقیقتاً ان میں سے سو فیصدی دہریہ ہو چکے ہیں۔ اور یہ روک تبلیغ اسلام کے رستہ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ وہاں کے وہ غیر احمدی جو اپنے افعال شنیعہ کے باعث اسلام کے لئے موجب عار ثابت ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کی تبلیغی مساعی کو دیکھ کر ان سے عداوت رکھتے اور ان کی مخالفت کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

چوتھی مشکل

ہمارے سیاسی نقطہ کے خلاف بھی وہاں بہت پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ اور یہ بات مشہور کی گئی ہے۔ کہ احمدی انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ ایک شہر میں بعض لوگوں نے اس خیال کے ماتحت مجھے مار ڈالنے کی بھی سازش کی

پانچویں مشکل

تبلیغ اسلام کے راستہ میں ایک اور بڑی روک یہ بھی ہے۔ کہ وہاں رنگ کے امتیاز کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ امریکہ کے لوگ رنگ کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں کالے اور گورے۔ کالے افریقہ کے حبشی ہیں۔ جو تین سو سال ہوئے افریقہ سے غلام بنا کر وہاں لائے گئے تھے۔ اور اگرچہ انہیں آزادی دی جا چکی ہے۔ لیکن یہ آزادی محض برائے نام ہے تمدنی لحاظ سے انہیں اب بھی اسی طرح کی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ پہلے۔

گوروں اور کالوں کے درمیان شدید منافرت ہے ہمارے لئے مشکل یہ ہے کہ اگر کالوں میں تبلیغ کریں تو گوروں میں تبلیغ نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر گوروں میں تبلیغ کریں۔ تو کالوں میں نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دونوں میں عناد بہت شدت اختیار کر چکا ہے۔ لیکن چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ تبلیغ اسلام کو کسی خاص طبقہ کے لئے مختص کر دیں۔ اور دوسرے طبقہ کو اس سے محروم رکھیں۔ اس لئے ان مشکلات کی موجودگی میں میں نے دونوں طبقات میں کام کیا۔ مگر ابتداء میں مجھے سخت دقتیں پیش آئیں شروع شروع میں کالوں نے مجھے کہا کہ اگر گورے مسلمان ہو جائیں۔ تو ہم کبھی بھی مسلمان نہ ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں قسم کے لوگوں نے ہمارے ذریعہ اسلام قبول کیا۔ اور کر رہے ہیں۔

کام کی وسعت

اب کام اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ ایک شخص کے لئے تمام کام کا سنبھالنا مشکل ہے۔ اس وقت امریکہ میں بہت سی جماعتیں قائم ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور مختلف جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے الگ آدمی درکار ہیں۔

گوروں میں تبلیغی کام کی مشکلات اور ہیں۔ اور کالوں میں اور۔ پھر وہاں کے مسلمانوں میں بالکل الگ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت وہاں بکیس کے قریب جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ نومسلم اصحاب نمازِ جمعہ میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ ہفتہ کے دوران میں کئی تبلیغی جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اتوار کے روز تبلیغی جلسوں میں عیسائی بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس وقت میری غیر حاضری میں بھی وہاں تبلیغی کام جاری ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے نومسلمین کے ذریعہ تبلیغ ہو رہی ہے ؛

عیسائی اخبارات کو بھی ہماری شاندار کامیابی کا اعتراف ہے۔ چنانچہ ان کی رپورٹوں میں یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ ہمارے ذریعہ اسلام میں داخل ہونے والے لوگوں کی مجموعی تعداد پانچ اور دس ہزار کے درمیان ہے۔ ڈاکٹر زویمر ایسے دشمنِ اسلام نے بھی اپنے رسالہ Muslim World میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔

امتیازِ رنگ مٹانے کی مساعی

امریکہ میں رنگ کے سوال کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس کو کلیۃً مٹا ڈالنے میں ہمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ تاہم یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ رنگ کے امتیاز کو مٹانے کی بنیادیں نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھی جا چکی ہیں۔ ہمارے جلسوں میں گورے اور کالے دونوں شامل ہوتے ہیں۔ ابھی چند ماہ ہوئے۔ شکاگو میں مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں چھ مختلف رنگوں اور قومیت کے لوگ شامل ہوئے۔ گزشتہ سال عید کے موقعہ پر جب گوروں اور کالوں کو ایک دعوت پر مدعو کیا گیا۔ تو سب نے ایک جگہ مل کر کھانا کھایا۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں۔ کہ وہاں کے تمدن کے لحاظ سے یہ ایک بالکل غیر معمولی بات تھی ؛

اس وقت امریکہ میں ایک طبقہ تو ایسا ہے جو اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور طبقہ ایسا ہے۔ جو ابھی باقاعدہ طور پر داخل اسلام نہیں ہوا۔ مگر اس طبقہ کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی عزت و توقیر جاگزیں ہو چکی ہے۔ وہ ہر طرح سے ہماری امداد کرتے اور اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کی بہت کثرت ہے۔ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی

"مسلم سن رائز"

رسالہ "مسلم سن رائز" میرے جانے سے پہلے بند ہو چکا تھا۔ میں نے جا کر دوبارہ اسے جاری کیا اور میں وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ "مسلم سن رائز" امریکہ میں دوسرا کام دے رہا ہے۔ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام بھی ہوتی ہے۔ اور نومسلمین کی تربیت کا کام بھی سرانجام ہوتا ہے۔ اس میں اور مضامین کے علاوہ قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے تراجم شائع کئے جاتے ہیں :-

اخبارات میں مضامین

امریکہ کے قیام کے دوران میں میں جن جن شہروں میں گیا۔ وہاں کے اخبارات میں اسلام کے متعلق مضامین شائع کراتا رہا ہوں۔ اور اس طریق سے بھی ہزارہا لوگوں کو پیغامِ حق پہونچایا گیا۔ جب وہاں پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور یہ فی الحقیقت ایک نہایت عظیم الشان جلسہ تھا۔ تو اس میں مجھے مذہب اسلام کی نمائندگی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآرا پیغام جو بذریعہ تار مجھے بھیجا گیا تھا پڑھ کر سنایا۔ ان دنوں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بھی وہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے انہوں نے بھی اس جلسہ میں مذہب اسلام کے متعلق ایک نہایت موثر تقریر کی۔ اور ان تقریروں کا لوگوں پر نہایت اچھا اثر ہوا ؛

امریکہ میں لجنۃ اماء اللہ

اس وقت بہت سے شہروں میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ اور نومسلم خواتین نہایت شوق سے تبلیغی کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں انفرادی طور پر بھی احمدی پائے جاتے ہیں۔ نومسلم اصحاب باقاعدہ نمازیں ادا کرتے قرآن کا مطالعہ کرتے۔ اور دوسرے احکام شریعت بجالاتے ہیں۔ بعض نومسلم قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ وہ آپس میں ملتے وقت Good Morning کی بجائے السلام علیکم کہتے۔ جلسوں میں مغربی تمدن کے مطابق تالیاں پیٹنے کی بجائے الحمد للہ اور سبحان اللہ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ غرض صحیح اسلامی رُوح ان میں پیدا ہو رہی ہے۔ بعض اصحاب اپنے کاموں سے فارغ ہو کر بہت سا وقت تبلیغ اسلام میں صرف کرتے ہیں۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے میں اور باتوں کو نظر انداز کرتا اور نومسلمین کے اخلاص کی چند مثالیں بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

نومسلمین کا اخلاص

Indianapolis میں ایک خاتون صالحہ نامی ہیں۔ جب وہ مسلمان ہوئیں۔ تو ان کا خاوند ناراض ہو گیا۔ اور دونوں میں لڑائی جھگڑا ہونے لگا۔ خاوند ان کو سؤر کا گوشت پکانے پر مجبور کرتا۔ مگر وہ پکانے کے لئے تیار نہ ہوتیں۔ آخر خاوند سے کھلم کھلا کہدیا۔ کہ میں اسلام کو ہرگز نہیں چھوڑوں گی۔ مگر یہ گوارا کر لوں گی۔ کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ چنانچہ اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور اس وجہ سے ان کی مشکلات میں اضافہ بھی ہوا لیکن ان کے اخلاص میں کسی قسم کی کمی واقعہ نہ ہوئی اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک مخلص احمدی ہیں ؛

مسجد کے افتتاح کے وقت بہت سا کام نومسلموں نے اپنے ہاتھ سے کیا۔ ایک نومسلم دوست کو جس کا نام محمد شفیع ہے۔ اس کی بیوی نے ڈانٹ کر کہا۔ کیوں تم اپنا تمام وقت مسجد کے کاموں میں صرف کر دیتے ہو۔ اور اپنی کمائی کا بیشتر حصہ اس کام میں خرچ کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ میں مسجد کی خدمت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تم بے شک مجھ سے طلاق لے لو۔ اس جواب کا اس عورت پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ اس نے پھر اپنے خاوند کو اس کے متعلق کبھی کچھ نہیں کہا۔ اور وہ نومسلم مسجد کے کاموں میں برابر حصہ لیتا رہا ؛

تحریک جدید اور امریکہ کے نومسلمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے چندوں میں حصہ لینے کے لئے میں نے ایک شہر کے نومسلمین سے اپیل کی بعض نے وعدے لکھائے ایک شخص نے اسی موقعہ پر ملک کے اقتصادی ادبار کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہماری مالی مشکلات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتیں۔ کہ ہم ان چندوں میں حصہ لیں اس پر میں نے کہا۔ بے شک ہمیں مالی مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن ہم تبلیغ اسلام کو نہیں روک سکتے۔ بایں ہمہ جو شخص موعودہ رقم ادا نہیں کر سکتا۔ وہ بلا پس و پیش اپنا نام واپس لے لے۔ کیونکہ ان چندوں میں حصہ لینا جبری نہیں۔ بلکہ مرضی پر منحصر ہے۔ اس پر سب نے ہم آہنگ ہو کر کہا۔ ہم ہرگز اپنے نام واپس نہیں لیں گے ہم وعدے بھی پورے کریں گے۔ اور اگر ہو سکا۔ تو زیادہ رقم ادا کریں گے۔ چنانچہ بعض نے موعودہ رقوم سے بڑھ کر چندہ دیا۔ یہ اور اسی قسم کے اور واقعات ہیں۔ جن سے ہمارے نومسلم بھائیوں کے اخلاص کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے ؛

غیر احمدیوں کی ایک سوسائٹی اور ایک نومسلم

ایک دفعہ بعض لوگوں نے جو احمدی نہیں ایک سوسائٹی قائم کی۔ اور میری ایک تحریر لے کر ایک کارڈ شائع کیا۔ مگر اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام حذف کر دیا۔ ایک نومسلم یہ سمجھ کر کہ یہ بھی احمدیہ سوسائٹی ہوگی۔ اس میں شامل ہو گیا۔ لیکن جب اس نے ان کا شائع کردہ کارڈ پڑھا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ پایا۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ اس میں مہدی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا نام کہاں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مہدی کا نام اڑا دیا گیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ پھر میں تو وہیں جاتا ہوں۔ جہاں مہدی علیہ السلام ہیں ؛

ایک نومسلم کی ہمت

مسجد شکاگو کے افتتاح کے موقعہ پر جس میں ہمیں اللہ تعالےٰ نے نہایت کامیابی عطا کی۔ بعض لوگوں نے اس تقریب کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اور میں اس وجہ سے کچھ کبیدہ خاطر تھا۔ ایک نومسلم نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر کہا۔ آپ مغموم کیوں ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اگر سب لوگ اس کام کو چھوڑ دیں گے۔ تو میں اکیلا اس کام کو سرانجام دوں گا ؛

نومسلمین کی طرف سے درخواستِ دعا

نومسلمین کثرت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط کے ذریعہ دُعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔ اور باوجود اس بات کے کہ وہ یہاں سے کئی ہزار میل کے فاصلہ پر ہیں۔ انہیں قادیان اور جماعت احمدیہ سے انتہائی محبت ہے۔ چنانچہ جب میں ہندوستان واپس آنے کو تھا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ قادیان جاکر ہماری طرف سے تمام جماعت کو السلام علیکم کہنا۔ بعض نے کہا ہمارے لئے مسجد مبارک میں نفل ادا کرنا چنانچہ میں نے یہاں آکر نفل ادا کئے۔

احمدیت کا رعب

الغرض اللہ تعالےٰ نے نومسلمین کے دلوں کو محبت اور اخلاص کے جذبات سے معمور کردیا ہے۔ امریکہ میں ہماری تبلیغی مساعی کے اثرات کی شاہد وہاں کی کتب اور اخبارات بھی ہیں۔ گذشتہ سال مسجد کی افتتاح کی تقریب کے سلسلہ میں اخبار "Zion Herald" نے ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے۔

"There is Something Challenging About it."

گویا احمدیت عیسائیت کو مقابلہ پر بلارہی ہے اخبار کے یہ الفاظ لکھنے والے کی دلی کیفیت کی پوری پوری ترجمانی کرتے ہیں۔ اور لفظ Challenging خاص طور پر احمدیت کے اس رعب کا نقشہ پیش کررہا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے عیسائیوں کے دلوں پر طاری ہورہا ہے۔

ایک اور اخبار نے جس کا نام Stanley Sun ہے۔ میری ایک تقریر کا خلاصہ شائع کرتے ہوئے لکھا۔ "ہمارے ملک کی نجات پریذیڈنٹ روزولٹ کی نئی تحریک سے نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام کی تعلیم سے ہوگی۔ جو یہ شخص پیش کررہا ہے"۔

کامیابی کی وجہ

امریکہ میں احمدیت کو یہ شاندار کامیابی کیوں نصیب ہورہی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی نجات احمدیت کے دامن سے وابستہ کردی ہے۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں۔ کہ جو شخص پورے اخلاص کے ساتھ دنیا میں احمدیت کی اشاعت کا علم لے کر کھڑا ہوگا۔ اسے ضرور اللہ تعالےٰ کامیابی عطا فرمائے گا۔

آخر میں مَیں یہ بات بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس کامیابی کا سہرا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سَر ہے۔ جن کی دُعا توجہ اور ہدایت میرے ہر وقت شاملِ حال تھی۔ اور پھر یہ تمام جماعت کی کامیابی ہے۔ کیونکہ بزرگانِ سلسلہ نے بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھا۔ سب سے آخر یہ وہاں کے نومسلمین کی کامیابی ہے۔ جنہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ تبلیغی کاموں میں حصہ لیا۔

ایک لڑکا توہم پرستی کی نذر

کراچی ۹ جنوری جیکب آباد ہسپتال سے ایک دس سالہ لڑکے کی افسوسناک موت کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکے کو بخار کی شکایت ہوئی۔ اور وہ شدت بخار کی وجہ سے اناپ شناپ بولنے لگا۔ گھر والوں نے یہ خیال کرکے کہ لڑکے پر بھوت کا سایہ ہے ایک عامل کو بلایا۔ جس نے بھوت کا سایہ اتارنے کے لئے لڑکے کو بری طرح پیٹا۔ اس پر متعدد سوالات کئے جن کا وہ درست جواب دیتا رہا۔ مارپیٹ سے لڑکا بری طرح زخمی ہوچکا تھا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس نے موقعہ پر

اکالی دَل نے بھونہ توڑ دیا

امرتسر ۱۰ر جنوری گیانی شیر سنگھ نے سنٹرل اکالی دل کی طرف سے اعلان کیا تھا۔ کہ پنتھ کی نازک حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا دل آئندہ گوردوارہ انتخاب میں حصہ نہ لے گا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ سنٹرل اکالی دَل کے تمام سرکردہ ممبر بابا سوہن سنگھ کے نامزد ممبروں کا مقابلہ کرنے کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ سیالکوٹ پنجہ صاحب امرتسر ننکانہ صاحب منٹگمری لاہور۔ فیروزپور اور گوجرانوالہ میں مقابلہ کے لئے امیدوار کھڑے کئے گئے ہیں

مشرق کی مذہبی دنیا

مذہبی کتب آگ کی نذر کرنے کی دھمکی

حیدرآباد ۹ جنوری ہندو قوم کے ایک طبقہ نے حیدرآباد کے ہندو ریفارمروں کو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ وہ منوسمرتی اور دیگر مقدس مذہبی کتابوں کو آگ کے نذر کردیں گے۔ اور ہندو دھرم کے حلقہ سے نکل جائیں گے۔ بشرطیکہ ان میں سے وہ حصے نہ خارج کردیئے جائیں جن سے اُن کی ہتک ہوتی ہے۔ یہ دھمکی آنکھیں کھول دینے والی ہے۔ اور دراصل کوششیں ہورہی ہیں۔ کہ منوسمرتی میں سے بعض حصے خارج کردیئے جائیں۔ ہندو مہاسبھا اور دیگر ہندو لیڈروں کو اس دھمکی سے مطلع کیا جارہا ہے۔ حیدرآباد میں یہ تحریک بھی ظہور میں آئی ہے۔ کہ منوسمرتی کا نام تبدیل کردیا جائے۔

سلطان ابن سعود کو انگریزی خطاب

مکہ مکرمہ کے اخبار ام القریٰ میں مندرجہ ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کے مندوب فوق العادت اور مفوض وزیر سر اینڈریو رائن ۲۷ نومبر کو دولت علیہ نجد کے دار الخلافت الریاض میں پہنچے۔ ابن سعود کی جانب سے اس معزز مہمان کو قصر بدیعہ میں ٹھہرایا گیا۔ پیر کے روز یعنی ۲۸ نومبر کو جلالت الملک نے انہیں شرف باریابی عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت کے چاروں شہزادے یعنی ہز ہائی نس امیر سعود ہز ہائی نس امیر فیصل ہز ہائی نس امیر محمد اور ہز ہائی نس امیر خالد بھی وہاں موجود تھے۔ برطانوی مندوب نے چاروں کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اگلے روز سر اینڈریو رائن نے شاہ جارج پنجم کی جانب سے دولت برطانیہ کا سب سے بڑا نشان اور اعزاز جی سی۔ بی۔ اعلیٰ حضرت سلطان عبد العزیز آل سعود کے سامنے پیش کیا۔ جسے اعلیٰحضرت نے بطیب خاطر قبول فرمایا۔ برطانوی سفیر نے اس نشان کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ دولت برطانیہ کا یہ سب سے بڑا نشان ہے۔ جو جلالۃ الملک کو پیش کیا جارہا ہے

مندروں میں داخلہ کے لئے ستیہ گرہ

لکھنو ۹ جنوری۔ یوپی میں مندروں میں داخلہ کے متعلق ہریجنوں کے مجوزہ ستیہ گرہ کی تحریک زور پکڑ رہی ہے اس سلسلہ میں ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایودھیا اور بنارس کے قدامت پسند مہنت ہریجنوں کے ستیہ گرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے لنگر لنگوٹے کس رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایودھیا کے دو مہنت سناتن دھرم مہامنڈل کے پاس گئے۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ جلد از جلد ایک میٹنگ منعقد کی جائے۔ جس میں ہریجنوں کو مندر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے طریقے مرتب کئے جائیں۔ اس تعلق میں یہ بھی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے۔ جس میں حکومت سے درخواست کی جائے۔ کہ امن شکنی کے امکان کو روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی جائے۔

گاندھی جی کو مہاتما کی بجائے دُرآتما کا خطاب

گیا ۹ر جنوری آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کی آٹھویں سالانہ کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (۱) ملک کے مختلف حصوں کے سرکردہ سناتنی اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو سناتن دھرم کے متعلق مختلف بلوں پر غور کرے (۲) اچھوت اپنے آبائی عقیدہ پر قائم رہیں۔ نام نہاد لیڈروں کے بہکانے چڑھ کر گمراہ نہ ہوں۔ اور نہ ہی پراچین سناتنی نیموں کی خلاف ورزی کریں۔ (۳) یہ جماعت جسے ہندو مہاسبھا کہا جاتا ہے۔ ہندو جذبات کی نمائندہ نہیں۔ بودھ گیا مندر کے متعلق ہندو مہاسبھا کا پاس کردہ ریزولیوشن سخت قابلِ مذمت ہے۔

کانفرنس میں چند اصحاب نے اپنی تقریروں میں گاندھی جی کی ذات پر حملے کئے۔ اور انہیں "دُرآتما" کہا۔ کانفرنس میں ابتری پھیل گئی۔ آخر کار پولیس بلائی گئی

43

پنجاب کی بساطِ سیاست کے خود پرست مہرے

احرار کے جوشِ غیظ کی دو قسطیں

(۲)

ہم نے اس دعوے کو کبھی درست نہیں سمجھا کہ کانگریس آزادیٔ وطن کے لئے ساعی ہے۔ اور آج تک کسی شخص نے دلائل کی بناء پر اس دعوے کے اثبات کی زحمت گوارا نہیں کی۔ کم از کم گذشتہ دس بارہ سال سے کانگریس کی ہر کوشش کا مرجع یہ رہا ہے۔ کہ ہندوستان کے اندرونی معاملات کی باگ کلیتہً ہنود کے ہاتھ میں آجائے۔ اسی کو وہ "آزادیٔ وطن" کہتی رہی ہے۔ اور اسی پر آج تک کاربند ہے۔ ہم نے اگر کانگریس کی مخالفت کی۔ تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ اوّلاً ہندوؤں کو ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مختارِ کل بنا دینے سے اس انگریزی حکومت سے نجات حاصل کرنے کو تقویت نہیں پہونچتی تھی۔ جس کے خلاف مولانا مظہر علی صاحب نے شکایات کی ایک طویل فہرست پیش فرمائی ہے۔ اور اسی کو اپنی حریت نوازی کا آسمانی ثبوت قرار دیا ہے۔ دوسرے مسلمانانِ ہند کو جائز حقوق سے محروم کر دینا اس اصل مقصد کے لئے غیر مفید تھا۔ انگریزی حکومت کی مخالفت کی ضرورت کو کسی درجے میں رکھا جائے۔ لیکن اس مخالفت کی صورت یہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو موجودہ غلامی سے نکالنے کے جوش میں انہیں ہندوؤں کے غرض پرستانہ مقاصد مشؤمہ کا مرغ دست آموز بنا دیا جائے۔ یعنی اگر انگریزوں نے عراق۔ فلسطین۔ عقبہ۔ معان۔ شرق اردن عدن۔ لحج۔ حضرموت۔ عمان۔ مسقط۔ مصر۔ سوڈان وغیرہ پر قبضہ جما لیا ہے۔ فرانس نے تیونس الجزائر اور شام سنبھال لئے ہیں۔ اٹلی نے طرابلس الغرب میں اقتدار کا جھنڈا جا گاڑا ہے۔ تو ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے قدموں پر ڈال دیا جائے۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی جائے۔ جیسا کہ احرار وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں۔ اگر احرار کے نزدیک مخالفتِ برطانیہ کی یہی بہترین صورت ہے۔ تو مہربانی فرما کر مولانا مظہر علی صاحب اس کی تشریح فرما دیں اور حکم دیدیں کہ انگریزوں نے چونکہ مغلیہ خاندان سے بادشاہت چھین کر سارے ہندوستان پر حکمرانی شروع کر دی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے واسطے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کانگریس کی بے وجود آزادی کے نام پر ہندوؤں کے حوالے کر دیں۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے یہ قصہ طے ہو جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

ایک دلچسپ اور احرار کی ذہنیت و فطرت کے عین مطابق یہ ارشاد ہے۔ کہ انگریزوں نے مختلف حصصِ عرب اور مختلف ممالکِ اسلامی پر قبضہ جما لیا۔ تو

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے مسلم نامہ نگار کو کیا وہ تو انگریزی اخبار میں مضمون لکھکر روزی کما لیتا ہے۔ اور "انقلاب" کے کارپردازانِ ادارت کو کیا۔ وہ تو سیاستِ برطانوی کو مسلمانوں کا دستدار سمجھتے ہیں۔ گناہ کانگریس کا۔ جس نے ہندوستان کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری کر رکھی ہے۔ تاکہ ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ایشیا کی آزادی کی سبیل ہو سکے۔

اس کی نسبت کم سے کم جو کچھ کہا جا سکتا ہے، وہ یہ ہے۔ کہ یہ ارشاد سراسر جھوٹ۔ بحکم بہتان اور حد درجہ شرمناک ہے۔ ممکن ہے "سول" کے نامہ نگار کو احرار کی طرح خزائن غیب کی مفاتیح پر قبضہ حاصل نہ ہو۔ اور وہ اپنی روزی کمانے کے لئے "سول" کے صفحات پر خامہ فرسائی کا محتاج ہو۔ لیکن "انقلاب" کے کارپردازانِ ادارت کے متعلق یہ ارشاد فرمانا کہ وہ برطانوی سیاست کو مسلمانوں کا دستدار سمجھتے ہیں۔ صریح دروغ بافی اور کھلی ہوئی غلط بیانی ہے۔ مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں موجودہ پوزیشن سے بہتر پوزیشن کے لئے جدوجہد کرنا یقیناً "انقلاب" کا دیرینہ گناہ ہے۔ اور اس نے احرار کے علی الرغم رجو پرانے زمانے میں پنجاب کے خلافتی مشہور تھے) اس جدوجہد میں کبھی تامل نہیں کیا۔ اس باب میں اس نے نہرو رپورٹ کی مخالفت کی۔ اور احرار کے جوشِ غیظ کی تمام بجلیاں پوری قوت کے ساتھ اس کے سر پر کوند کوند کر بھی اسے مرعوب نہ کر سکیں۔ اس نے کانگریس کی مخالفت کی اس لئے کہ کانگریس مسلمانوں کے لئے بہتر پوزیشن کی مخالف تھی۔ اس گناہ کا "انقلاب" کو ہمیشہ اعتراف رہا ہے۔ اور ہمیشہ اعتراف رہے گا۔ لیکن یہ برطانیہ کی سیاست کو مسلمانوں کے دوستدار ماننے کی دلیل نہیں۔ اور مولانا مظہر علی صاحب پر افسوس ہے۔ کہ انہیں اپنی پوزیشن کے ضعف کے اضطراب میں ایک غلط دعوے اور جھوٹے افسانے کا سہارا لینے میں بھی تامل نہیں ہوا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ:۔

انگریزوں سے ہر حال میں تعاون خواہ وہ کراچی میں گولی چلائیں۔ خواہ لاہور میں۔ خواہ ان کا قانون مسجد شہید گنج کو گرانے والے سکھوں کی حفاظت کرے اور مسجد کی طرف بڑھنے والے مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنائے۔ خواہ وہ سرحد پر قبائل کے علاقہ کو زیر نگیں کرے۔ اور خواہ فلسطین میں یہودیوں کو مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط کرے۔

ماشاء اللہ آپ کی آزادیٔ ہند اور آزادیٔ ایشیا والی کانگریس بھی اب تک غالباً انہی مسائل کے اضطراب میں دم توڑ رہی ہے۔ اور انہی مسائل کے لئے اس نے عہدوں کی قبولیت کی بحث کی صورت میں یا سول نافرمانی کے ترک کی صورت میں اظہار ناراضگی و عدم تعاون ضروری سمجھا ہے۔ اور ماشاءاللہ احرار کے جیوش قاہرہ بھی تو صبح سے شام تک ممالکِ اسلامی بالخصوص جزیرۃ العرب کی آزادی کے لئے متحرک رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے تو مولانا مظہر علی صاحب اور چودھری افضل حق صاحب پنجاب کونسل میں تشریف لے گئے ہیں۔ جو سیاست برطانیہ کو مسلمانوں کی دوستدار نہ سمجھنے کی آسمانی دلیل ہے۔ اسی غرض کے لئے تو کانگریس کی جوبلی میں شرکت کا اعلان کیا گیا تھا۔ اگر یہ اعلان نہ کیا جاتا۔ تو نہ اسلامی ممالک اور جزیرۃ العرب انگریزی تسلط سے آزاد ہوتے۔ نہ کراچی اور لاہور کے مسلمانوں کے خون کی قیمت وصول ہوتی اور نہ انگریزوں سے عدم تعاون کا معاملہ پایۂ تکمیل کو پہونچتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ انگریزی اقتدار کے خلاف جدوجہد ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ اور اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ اقوام ہند کے درمیان سمجھوتہ ضروری ہے۔ لیکن ان مقاصد واغراض کی تکمیل کی صورت یہ نہیں۔ کہ ایک طرف مسلمانوں میں تکفیر کی آگ کو مشتعل کیا جائے۔ جو شخص اس مشغلہ کی پیروی میں تامل کرے۔ اس کی گردن پر بھی تکفیر کی تلوار معلق کر دی جائے دوسری طرف عام مسلمانوں کو بلا دلیل رجعت پسند قرار دے کر اور اپنے لئے حریت کا آسمانی پروانہ تجویز کر کے تفرقہ انگیزی و تفرقہ اندازی پر عمل کیا جائے۔ تیسری طرف بلا توقف و تامل کانگریس کی جوبلی میں شرکت کا اعلان کیا جائے۔ چوتھی طرف کسی مسلم جماعت سے استصواب کئے بغیر نہرو رپورٹ پر دستخط کر دیئے جائیں۔ اور جب ان دستخطوں پر اعتراض کیا جائے۔ تو وہ بزرگانِ کرام جو دستور کی اصطلاحات کی کیفیت و ماہیت سے بھی ناواقف ہیں۔ پبلک جلسوں میں پہونچکر چیخنا شروع کر دیں۔ کہ "قید ہم ہوں اور دستور کے متعلق دوسرے لوگ فیصلہ کریں"؟ اگر کچھ کسر باقی رہے۔ تو وہ ابن سعود کے خلاف بے معنے شور بے محل غوغا آرائی اور بے نتیجہ گلو خراشی سے پوری کی جائے۔ مدیرانِ "انقلاب" تو محض صاحب قلم ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو پرچم و علم و سیف و بلندیٔ آہنگ کا دعویٰ ہے۔ ان کے اعمال بھی تو بہر حال ان لوگوں سے بہتر نہیں ہیں۔ جنہیں برطانوی سیاست کا دستدار سمجھا جاتا ہے۔ ہاں ایک فرق ضرور ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ احرار اگر اپنی پیشانیوں کے ذریعہ سے رُوئے زمین کی پیمائش بھی فرما لیں۔ تو ساری دُنیا

کو یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ برطانوی سیاست کے دشمن ہیں اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں تفرقہ برپا کرنے کے اہل ہیں۔ آزاد اسلامی ممالک کے خلاف ہنگامہ آرائی کو محو اعمال بنا سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمان اگر نیک نیتی کے ساتھ مسلمانوں کے فائدے۔ ان کی بہبود۔ ان کی وحدت اور ان کے اتحاد کے لئے کوشاں ہوں تو ان کی نسبت صرف یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ برطانوی سیاست کے دوست دار ہیں۔ اس لئے کہ دنیا بھر کی اچھائیاں صرف احرار کے لئے معرض وجود میں آئی ہیں۔ اور خلوص نیت و عمل اس دنیا میں صرف ان کی مخصوص جاگیر و جائداد ہے ہم اس بات کے منتظر ہیں اور منتظر رہیں گے۔ کہ مولانا مظہر علی صاحب اور ان کے رفقا مسجد شہید گنج کو ڈھانے والے سکھوں کی قانونی حفاظت کرنے والی حکومت۔ کراچی اور لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلانے والی حکومت اور اسلامی ممالک وعرب کے مختلف حصوں پر قابض ہونے والی حکومت سے اپنی محبوب اور حریت پرست کانگرس کو ساتھ لے کر کب کامل و مکمل عدم تعاون فرماتے ہیں۔ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی سیفی تو کئی سال سے بڑھی جا رہی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ برطانوی سیاست سے دشمن داری کا سحر حلال کب عمل کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور احرار کانگرس کے جیوش قاہرہ کب مسلمانوں کی پانسو سال کی بدعملیوں کی تلافی کے لئے حرکت میں آتے ہیں۔ اس سلسلے میں اور گداز ارشادات بھی ہیں۔ ان کے لئے قارئین کرام کو کسی دوسری صحبت کا انتظار کرنا چاہیئے اس لئے کہ لکھنے والے نے اپنی تکلیف کے باعث یہ سطریں بھی بمشکل لکھی ہیں۔

(انقلاب ۸ جنوری)

مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف احرار کی تگ و تاز

"انقلاب" نے لکھا تھا۔ کہ صوبے کی آئندہ سیاسیات میں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر حال میں مسلم اکثریت کا ساتھ دے۔ اور علیحدہ پارٹی نہ بنائے۔

کیا اس سے کسی مسلمان کو اختلاف ہو سکتا ہے؟ کیا مسلمانوں کو متحد رہنے کی تلقین نہیں کرنی چاہیئے یقیناً ہر مسلمان یہی کہے گا۔ کہ مسلمانوں کو آئندہ کونسل میں متحد رہنا چاہیئے۔ ورنہ ان کی اکثریت کا وہی حشر ہوگا۔ جو اختلاف کی وجہ سے بلدیہ لاہور میں ہو رہا ہے۔

لیکن احرار کے اخبار "مجاہد" میں مولانا مظہر علی اظہر فرماتے ہیں۔ کہ یہ اصول غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر مسلمان آپس میں متحد ہو گئے۔ تو پھر ہندو بھی آپس میں متحد ہو جائیں گے۔ اور سکھ بھی آپس میں متحد ہو جائیں گے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ آپس میں ہرگز اتحاد نہ رکھیں اور پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک بھی کٹوانی پڑے۔ تو کٹوا دیں۔ گو اس کا نتیجہ یہی ہو۔ کہ "از نکو ہیدہ بڑے احوال"

آج سے چند مہینے پہلے سر سکندر حیات خاں نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ کہ آئندہ آئین میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں اور ضروری بات یہ ہے۔ کہ وہ بالکل متحد رہیں آپس میں کسی قسم کا اختلاف پیدا نہ ہونے دیں۔

اس پر "ٹریبیون" بہت چیخا چلایا۔ اور اس نے بھی ہو بہو یہی بات کہی۔ جو مظہر صاحب کہہ رہے ہیں۔ "ٹریبیون" نے لکھا۔ کہ کپتان صاحب نے مسلمانوں کو اتحاد کی تلقین کر کے صوبے کی کوئی خدمت انجام نہیں دی۔ کیونکہ اگر مسلمان متحد رہے تو کونسل میں "قوم پرستانہ" پارٹیاں کیونکر بنیں گی

خدا کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور متفرق نہ ہونا۔ اگر تم متفرق ہو گئے تو تتر بتر ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔

لیکن احرار اسلام کا ارشاد ہے۔ کہ مسلمانوں خبردار آپس میں اتحاد نہ کرنا مسلم اکثریت کا ساتھ نہ دینا۔ بالکل علیحدہ علیحدہ پارٹیاں بنا لینا۔ اگر تم متحد ہو گئے۔ تو ہندو اور سکھ بھی متحد ہو جائیں گے

سوال یہ ہے۔ کہ کیا اللہ اور اس کے رسول صلعم۔ صحابہ کرام۔ ائمہ دین۔ سلاطین و حکام اسلام۔ ماہرین سیاسیات اسلامی غرض گذشتہ چودہ سو سال کے دوران میں کسی ایک بزرگ نے بھی یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ مسلمان ہرگز سواد اعظم کا ساتھ نہ دیں۔

بقائے ادا ہونے کا اندراج

پہلے بقائے علیحدہ درج نہیں کئے جاتے تھے۔ اب علیحدہ علیحدہ درج کئے جاتے ہیں۔ اس لئے عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے جو دوست بھی اپنے پچھلے سال کے بقائے داخل خزانہ کریں وہ یہ ضرور نوٹ کرا دیں کہ یہ رقم بقائے سال گذشتہ کی ہے۔ بلکہ اس سال اب تک جس قدر بقائے ایسے داخل ہوئے ہیں کہ جن کی یہ تفصیل نہیں دی گئی ہے (یعنی بقایا سال گذشتہ) وہ اب ظاہر فرما دیں کہ ان کے مرسلہ چندوں میں سے اس قدر رقم بقائے سال گذشتہ کی ہے۔ اور ان دوستوں کے نام بھی مطلع فرما دیں۔ جن کی طرف سے یہ رقم داخل ہوئی ہے۔

(ناظر بیت المال)

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

چونکہ لاہور کے تمام وہ خریدار جو باقاعدہ سابقہ ایجنسی سے پرچہ خریدتے تھے۔ اب براہ راست دفتر الفضل کے خریدار ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ رقم چندہ بمد پیشگی "سب آفس الفضل" میں باخذ رسید جمع کرا دیں۔ تاکہ حسابات اور اندراجات درست رہیں۔ اس ماہ کے اندر اندر تمام خریدار صاحبان کی رقوم بمد پیشگی موصول ہو جانی چاہئیں۔ ہر خریدار کو اختیار ہے کہ وہ جس قدر رقم چاہے ادا کرے۔ ماہوار قیمت بھی بحساب -/۴/۱ جمع کرائی جا سکتی ہے۔

(مینیجر)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے

اور

مخالفین ہر روز گھٹ رہے ہیں

حق و صداقت کے قبول کرنے پر چونکہ کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ کئی رنگ میں جانی اور مالی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور کئی قسم کے ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس لئے بعض ایسے لوگ جو ایمانی حلاوت سے ابھی آشنا نہیں ہوتے۔ ان کا قدم ڈگمگا جاتا ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ پر کوئی حرف نہیں آ سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں جن لوگوں نے راہ ارتداد اختیار کی۔ جب ان کی وجہ سے آپ کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔ تو جماعت احمدیہ میں سے اگر کوئی شخص اپنی بدقسمتی کی وجہ سے ڈگمگاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو اس کا ارتداد جماعت احمدیہ کی حقانیت پر پردہ نہیں ڈال سکتا۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے مخالفین اس قسم کے بالکل جھوٹے اور فرضی اعلانات کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ جن میں کسی کے ارتداد کا ذکر ہوتا ہے حالانکہ اول تو ایسا اعلان کرنے کا بھی انہیں شاذ و نادر ہی موقع ملتا ہے۔ پھر ان میں سے بھی زیادہ تر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صداقت کے دلدادہ اور حق پسند اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعتراف کر کے جس طرح فوج در فوج جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے اور مخالفین ہر روز گھٹ رہے ہیں۔

نمبر	نام	مقام
۱۲۷	اللہ داد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۲۸	غلام احمد صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۲۹	اللہ دتا صاحب	〃 〃
۱۳۰	بشیر احمد صاحب	〃 〃
۱۳۱	جلال دین صاحب	〃 〃
۱۳۲	عبد الحق صاحب	〃 〃
۱۳۳	رنجو ملک صاحب	کشمیر
۱۳۴	کرم دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۳۵	چودھری غلام رسول صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۶	عنایت اللہ صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۷	بشیر احمد صاحب	〃 〃
۱۳۸	غلام احمد صاحب	〃 〃
۱۳۹	مشتاق احمد صاحب	〃 جہلم
۱۴۰	برکت علی صاحب	〃 لدھیانہ
۱۴۱	چودھری کرم داد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۴۲	محمد اصغر صاحب	〃 〃
۱۴۳	مستری رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۴۴	چودھری کمال دین صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۴۵	〃 حاکم علی صاحب	〃 〃
۱۴۶	〃 محمد طفیل صاحب	〃 〃
۱۴۷	ملک رحمت خان صاحب	〃 سرگودہا
۱۴۸	مراد علی صاحب	〃 〃
۱۴۹	راجہ بشیر احمد صاحب	〃 گجرات
۱۵۰	ملک احمد حسین صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۵۱	چوہدری محمد حسین صاحب	〃 سرگودھا
۱۵۲	چوہدری خوشی محمد صاحب	〃 امرتسر
۱۵۳	سردار احمد صاحب	〃 〃
۱۵۴	چوہدری رحیم بخش صاحب	〃 〃
۱۵۵	مستری غلام محمد صاحب	لاہور
۱۵۶	محمد ابراہیم صاحب	مغل پورہ لاہور
۱۵۷	مولوی حبیب اللہ صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۵۸	عبد الغفور صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۵۹	صدیق احمد صاحب	〃 〃
۱۶۰	اجمل خان صاحب	〃 〃
۱۶۱	محمد ابراہیم صاحب	〃 〃
۱۶۲	چوہدری قطب الدین صاحب	لدھیانہ شہر
۱۶۳	〃 محمد علی صاحب	نارووال
۱۶۴	〃 نبی بخش صاحب	〃
۱۶۵	〃 گلاب الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۶۶	خورشید احمد صاحب ولد سرفراز خان	〃 〃
۱۶۷	محمد طفیل صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۶۸	حبیب اللہ صاحب	لدھیانہ شہر
۱۶۹	محمد صادق صاحب	ریاست بہاولپور
۱۷۰	سردار خان صاحب	ریاست بہاولپور
۱۷۱	مستری علم الدین صاحب	ضلع گجرات
۱۷۲	سید احمد شاہ صاحب	〃 〃
۱۷۳	بہادر خان صاحب	〃 〃
۱۷۴	اللہ دتا صاحب	〃 〃
۱۷۵	چوہدری تاج دین صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۷۶	مرزا خان صاحب	〃 گجرات
۱۷۷	سید چراغ علی شاہ صاحب	میرپور شہر
۱۷۸	عبد الحق صاحب	ضلع پشاور
۱۷۹	محمود احمد خان صاحب	〃 〃
۱۸۰	امیر محمد خان صاحب	ضلع پشاور
۱۸۱	محمد شریف صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۸۲	محمد عبد اللہ صاحب	〃 〃
۱۸۳	چودھری تاج محمد صاحب	〃 〃
۱۸۴	پیر بخش صاحب	〃 ڈیرہ غازیخان
۱۸۵	لال دین صاحب	〃 منٹگمری
۱۸۶	نصیر الدین صاحب	〃 〃
۱۸۷	غلام رسول صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۸۸	دوست محمد صاحب	〃 〃
۱۸۹	کرم دین صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۹۰	غلام قادر صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۹۱	چوہدری منظور احمد صاحب	〃 سرگودہا
۱۹۲	محمد علی صاحب	〃 〃
۱۹۳	خان محمد صاحب	〃 〃
۱۹۴	بشیر محمد صاحب	〃 〃
۱۹۵	مولا بخش صاحب	〃 〃
۱۹۶	وزیر محمد صاحب	لاہور شہر
۱۹۷	عبد العزیز صاحب	ضلع سرگودہا
۱۹۸	محمد علی صاحب	〃 〃
۱۹۹	رحمت صاحب	〃 〃
۲۰۰	علی محمد صاحب	〃 〃
۲۰۱	احمد دین صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۰۲	محمد بوٹا صاحب	〃 〃
۲۰۳	غلام محمد صاحب	〃 جالندھر
۲۰۴	شکر دین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۰۵	رحمت علی صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۰۶	چوہدری سردار محمد صاحب	〃 لاہور
۲۰۷	چوہدری رحمت علی صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۰۸	چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۰۹	عبد الحمید خان صاحب	〃 نوابشاہ سندھ
۲۱۰	چوہدری محمد الدین صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۱۱	غلام محمد صاحب	〃 گورداسپور
۲۱۲	چوہدری مہر الدین صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۱۳	خان محمد خان صاحب	〃 رہتک
۲۱۴	محمد ذاکر صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۱۵	مقبول احمد صاحب	〃 〃
۲۱۶	بشیر احمد صاحب	〃 〃
۲۱۷	لال دین صاحب	〃 〃
۲۱۸	محمد شفیع صاحب	〃
۲۱۹	خورشید احمد صاحب ولد مہر الدین صاحب	〃
۲۲۰	فتح محمد صاحب	〃 گورداسپور
۲۲۱	سلطان علی صاحب	〃 〃
۲۲۲	رحمت اللہ صاحب	〃 لاہور
۲۲۳	شیخ فرزند علی صاحب	〃 امرتسر
۲۲۴	عبد الرحمن صاحب	سندھ
۲۲۵	شفیق احمد صاحب	شہر سیالکوٹ
۲۲۶	عبد المجید صاحب	ضلع امرتسر
۲۲۷	میاں فضل کریم صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۲۸	غلام رسول صاحب	〃 ملتان
۲۲۹	رحمت علی صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۳۰	سردار محمد صاحب	〃 〃
۲۳۱	میاں نور حسین صاحب	〃 جہلم
۲۳۲	مستری عبد العزیز صاحب	〃 〃
۲۳۳	رحمت علی صاحب	〃 گورداسپور
۲۳۴	شیر محمد صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۳۵	حاکم صاحب	〃 گجرات
۲۳۶	لال خان صاحب	〃 کیمبلپور
۲۳۷	بہادر خان صاحب	〃 〃
۲۳۸	اللہ ماہی صاحب	〃 سیالکوٹ
۲۳۹	چراغ الدین صاحب	〃 〃
۲۴۰	رحمت علی صاحب	〃 〃
۲۴۱	نور الدین صاحب	〃 〃
۲۴۲	محمد یعقوب صاحب	〃 شاہپور
۲۴۳	عطا محمد صاحب	〃 ہوشیارپور
۲۴۴	سلطان محمد صاحب	〃 کیمبلپور
۲۴۵	محمد جان صاحب	〃 〃
۲۴۶	احمد دین صاحب	〃 گجرات دیہاتی

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن شاہ ولد عبداللہ شاہ ذات سید سکنہ دارا تخیرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہانِ مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد طاہر ذات ارائیں سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد ستی ذات جٹ سیال سکنہ چک ۱۹۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام بھوانہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گاماں شاہ ولد احمد شاہ ذات نیکوکارہ سکنہ چک ۱۲۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد نواز خان ولد ذوالفقار خان ذات سیال سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خدا داد ولد قاسم ذات جب سکنہ نوشہرہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رانا ولد فتا ذات ماہنی سکنہ شخن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہانِ مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رانا ولد سجاد ولد زبال ذات کوبھار سکنہ بنگو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن شاہ ولد نواب شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پہلوان ولد بہاول ذات کوبھار سکنہ موضع بھنگو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہانِ مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

وصیت

نمبر ۳۴۰:۔ منکہ مبارک احمد ولد منشی محمد الدین قوم شیخ (ددھادن) عمر ۱۶ سال تاریخ پیدائش ۷ر اکتوبر ۱۹۱۹ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ ار فروری ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ البتہ میری ۱۳ مرلہ زمین سکنی محلہ دارالانوار واقعہ قادیان قیمتی ۶۵۰/- روپیہ کی ہے۔ جو متصل مکان مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل کے ہے میں اپنی اس جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ لکھ دیتا ہوں کہ جس وقت میں برسر روزگار ہوا۔ اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط والسلام

العبد موصی:۔ خاکسار شیخ مبارک احمد۔ احمدی عفی عنہ ۲:۔ گواہ شد:۔ محمد الدین ملتانی محرر دفتر بہشتی مقبرہ:۔ گواہ شد:۔ شیخ نذیر احمد بقلم خود برادر موصی:۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما ۱۱ جنوری۔ اطالوی جرنیل نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ایریٹریا کے محاذ پر اطالوی طیاروں نے بم باری کی جس کے نتیجہ میں حبشی افواج منتشر ہو گئیں۔ اس کے بعد طیاروں نے امبا آردم کی پہاڑیوں پر مجتمع حبشیوں پر بم باری کی۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ گینت اور گیوا دو دریاؤں کے مقام اتصال پر اٹلی کے دو فوجی دستوں اور حبشہ کے چند سپاہیوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ تین اطالوی افسر ہلاک ہو گئے۔ اطالوی دستوں نے بم باری شروع کر دی۔ حبشی مغرب کی طرف بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے لیکن ان کا تصادم ایک اور اطالوی دستے سے ہو گیا۔ جس نے ان پر مشین گنوں اور بندوقوں سے شدید فائر کئے اور انہیں کافی نقصان پہنچایا۔

برلن ۱۱ جنوری۔ کل جرمنی کے مغربی حصہ میں شدید طوفان آیا۔ جس کے نتیجہ میں چار آدمی ہلاک اور تیس مجروح ہوئے۔ دو فیکٹریاں اور ریلوے انجن شیڈ تباہ ہو گیا۔ تین سو پچاس باشندے خانماں برباد ہو گئے۔

اخبار "احسان" ۱۳ جنوری لکھتا ہے کہ سکرٹری مجلس اتحاد ملت امرتسر نے اطلاع دی ہے۔ کہ مجلس اتحاد امرتسر کی طرف سے سید جماعت علی شاہ صاحب کو برقیہ کے ذریعہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ چونکہ انہوں نے امرتسر میں مسجد شہید گنج کانفرنس منعقد کرنے کے لئے امرتسر کی مجلس اتحاد ملت سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لہذا اس کا نتیجہ سوائے تشتت و افتراق کے اور کچھ نہ ہوگا۔

امرتسر ۱۱ جنوری۔ مجلس اتحاد ملت امرتسر کے جنرل سکرٹری محمد عبداللہ کی طرف سے لاہور اور امرتسر میں ایک پوسٹر بعنوان "آل انڈیا اتحاد ملت کانفرنس کی زبردست تیاریاں اور مسلمانان پنجاب کے لئے ایک لمحۂ فکر" چسپاں کیا گیا تھا۔ جس کے سلسلہ میں آج پولیس نے ان کے مکان کی تلاشی لی۔ اور پوسٹر کی چند کاپیاں ضبط کر لیں۔ اور محمد عبداللہ کو حراست میں لے لیا۔ لیکن بیانات قلم بند کرنے کے بعد انہیں رہا کر دیا۔

راولپنڈی ۱۱ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حسن ابدال میں پولیس سٹیشن پر مسلمانوں کے ایک گروہ نے حملہ کر دیا اور ان اشخاص کو جو وہاں زیر حراست تھے چھڑا کر لے گئے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں آٹھ مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔

بمبئی ۱۱ جنوری۔ بمبئی میں مقیم چار پنجابیوں پر ان کے اشتراکی ہونے کے شبہ میں مجسٹریٹ نے انہیں بمبئی چھوڑ کر لاہور چلے جانے کا حکم دیا۔

واردھا ۱۱ جنوری۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی صحت، اب روبہ ترقی ہے اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔

مدراس ۱۱ جنوری۔ مسٹر سرینواس آئینگر سابق صدر انڈین نیشنل کانگرس نے دوبارہ کانگرس سے شرکت کر کے میدان سیاست میں گامزن ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پرنس عمر توسن شاہ کے بیٹے جو مصر کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حبشہ جا رہے ہیں۔ جہاں وہ طبی مشن میں کام کریں گے۔

حیدرآباد دکن ۱۱ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ نظام سلور جوبلی کے التوا کی جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ وہ قطعاً بے بنیاد ہیں۔ جوبلی کا ہفتہ ۱۴ فروری سے شروع ہو کر ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہوگا۔

عدیس آبابا ۱۱ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حبشی میکالے کی حدود تک پہنچ گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حبشیوں نے گذشتہ ماہ کے دوران میں اٹلی کے بیس ٹینک قبضہ میں کر لئے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بحری کانفرنس میں جاپان کو شریک کرنے کے لئے انتہائی کوششیں عمل میں لائی جائیں گی خیال کیا جاتا ہے کہ نو آبادیات اور برطانیہ کی کانفرنس میں جو تجاویز پیش ہوئی ہیں۔ ان میں تبدیلی کرنا غیر ضروری ہے۔

ملتان ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست بہاولپور میں چھ ہندو لیڈروں کی گرفتاری اور نظر بندی کے بعد وہاں کے ہندوؤں نے ہڑتال کر دی ہے۔

رنگون ۱۱ جنوری۔ برما میں بنگالی انقلاب پسندوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے گورنمنٹ نے ایک بل شائع کیا ہے۔ جس کی غرض کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کی مدت پانچ سال کے لئے توسیع کرنا ہے۔

عدیس آبابا ۱۱ جنوری۔ حبشہ میں بارشیں شروع ہو گئی ہیں چند سڑکیں ناقابل عبور ہو گئی ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ اب فوج کی رسد پہنچانے اور ریڈ کراس کے لئے سامان وغیرہ لے جانے کا کام خچروں سے لیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" کا نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ جنوبی ٹائرل میں جرمن زبان بولنے والے اطالوی سپاہیوں میں بغاوت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ حبشہ میں خدمات سرانجام دینے کے لئے وہاں جانا نہیں چاہتے۔

اسکندریہ ۱۱ جنوری۔ مصر پر اٹلی کے متوقع حملہ کے پیش نظر مصر میں احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی طرف سے حملہ کیا گیا۔ تو برطانیہ پوری قوت کے ساتھ حملہ کا مقابلہ کرے گا۔

بمبئی ۱۱ جنوری۔ سر آغا خان نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ اگر اٹلی نے حبشہ کو فتح کر لیا۔ تو لیگ آف نیشنز نہ صرف ایشیا کے لوگوں کے لئے بلکہ مغرب کے لوگوں کی نظروں میں بھی مردہ سمجھی جائے گی۔ نیز کہا جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اٹلی مالی طور پر تباہ ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جمہوریہ امریکہ کے محکمہ خزانہ کی طرف سے دو جنگ گورنمنٹ چین سے پچاس کروڑ چاندی خریدنے کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ دس کروڑ اونس چاندی پہلے ہی خریدی جا چکی ہے۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مجلس مرکزیہ اتحاد ملت کے زیر اہتمام شہید گنج کانفرنس کی ممانعت کر دی تھی لیکن اس کے باوجود ایک پوسٹر شائع کیا گیا۔ اس پوسٹر کے شائع کرنے کے الزام میں ایک شخص گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں پروفیسر ملک عنایت اللہ اور ملک محبوب الٰہی کو بھی تھانہ میں طلب کیا ہے۔

کوئٹہ ۱۱ جنوری۔ پانچ اشخاص کو جن میں دو عورتیں ہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے دھوکہ سے اپنے آپ کو کسی مکان سے نکلی ہوئی جائداد کا مالک بنایا۔ گرفتار شدگان سندھی ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ موضع بندا پر لنگرو رجمنٹ کے گورے سپاہیوں کے حملہ کے مقدمہ کی اپیل کا چونکہ فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور ملزمان کی سزائیں بحال رہی ہیں۔ اس لئے سیٹھ گووند داس ایم ایل اے نے اسمبلی میں تحریک التوا کا پھر نوٹس دیا ہے۔ تاکہ اس رجمنٹ کے نظم و نسق اور رویہ پر بحث کی جائے۔

عدیس آبابا ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈولو کے نزدیک اطالویوں اور حبشیوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں فریقین کو بھاری نقصان پہنچا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی افواج کئی میل تک بڑھ گئی ہیں۔ اور حبشی جرنیل راس دستا کے کمک طلب کرنے پر شاہ حبشہ نے ۵۰ ہزار

لنڈن ۱۱ جنوری۔ جزائر برطانیہ میں گذشتہ شب جو طوفان باد آیا۔ اس کے نتیجہ میں ۱۷ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے مجروح ہوئے۔ اور کشتیوں میں سامان کو بھاری نقصان پہنچا۔

حیدرآباد دکن ۱۱ جنوری۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر نے طلباء کے زبردست پروٹسٹ کے پیش نظر اعلان کیا ہے۔ کہ یونیورسٹی کے امتحانات محرم کی تعطیلات کے بعد تک ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ طلباء نے اس خبر کو انتہائی مسرت سے سنا۔

امرتسر ۱۱ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے آنے ۹ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے۔ چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۰ آنے ہے۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ لارنس باغ میں کل سے آسٹریلیا ٹیم اور آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے درمیان میچ ہو رہا ہے۔ کل انڈیا ٹیم کے کپتان وزیر علی نے ۷۶ رنز کئے۔ کل ۱۴۹ رنز ہوئے۔ آج بھی انڈیا ٹیم کا سکور امید افزا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی